

# از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 20 ستمبر 1955

میسرز موہن لال ہارگووند داس، بیڈی مرچنٹس، جبل پور (ایم پی)

بنام

دی سٹیٹ آف مدھیہ پردیش ودیگر۔

[ایس آر داس، ایکٹنگ چیف جسٹس، بھگوتی، جگندھاداس، جعفر امام اور چندر شیکھر ایئر جسٹس صاحبان]

بھارت کا آئین- آرٹیکل 286 (2) - وسطی صوبے اور بیرار سیلز ٹیکس ایکٹ، 1947 (ایکسویں، سال 1947)، دفعہ 4 (6) - درخواست گزار - مدھیہ پردیش کے بیڈی تاجر - ریاست بمبئی سے تمباکو درآمد کرنا - سامان کی فروخت کے اس طرح کے لین دین - آئین کے آرٹیکل 286 (2) کے تحت پابندی سے متاثر - درخواست گزار وسطی صوبے اور بیرار سیلز ٹیکس ایکٹ 1947 کے تحت "ڈیلرز" کے طور پر رجسٹرڈ ہیں اور بمبئی میں ڈیلرز درخواست کنندگان کو تمباکو فروخت یا سپلائی کرتے ہیں جو وسطی صوبے اور بیرار سیلز ٹیکس ایکٹ 1947 کے تحت "ڈیلرز" کے طور پر رجسٹرڈ ہیں - چاہے ٹرانزیکشنز کو انٹراہنادے - ریاست مدھیہ پردیش میں دور رجسٹرڈ ڈیلروں کے درمیان ریاستی لین دین -

درخواست کنندگان ریاست مدھیہ پردیش کے جبل پور میں اپنا صدر دفتر رکھنے والی بیڑیاں بنانے اور فروخت کرنے کا بہت بڑے پیمانے پر کاروبار کر رہے ہیں اور وسطی صوبے اور بیرار سلیز ٹیکس ایکٹ، 1947 کے مقاصد کے لیے "ڈیلر" کے طور پر رجسٹرڈ ہیں۔ اپنے مذکورہ کاروبار کے دوران، درخواست کنندگان ریاست بمبئی سے تمباکو بہت بڑی مقدار میں درآمد کرتے ہیں جب اسے اس ریاست میں دکانداروں کے ذریعہ مختلف دیگر اقسام کے مقامی تمباکو کے ساتھ ایک وسیع عمل کے ذریعے ملایا جاتا ہے۔

یہ تیار شدہ تمباکو، ریاست مدھیہ پردیش کے اندر اس کی درآمد کے بعد بیڑیوں میں ڈالا جاتا ہے جو مختلف دوسری ریاستوں کو برآمد کیا جاتا ہے، زیادہ تر ریاست اتر پردیش کو۔ ریاست اتر پردیش اور ایسی دوسری ریاستوں کے ڈیلر جو درخواست کنندگان سے بیڑیاں خریدتے ہیں، وہی ان ریاستوں کے مختلف دوسرے ڈیلروں اور صارفین کو فروخت کرتے ہیں۔

ریاست مدھیہ پردیش میں سلیز ٹیکس حکام نے فوجداری استغاثہ کے خطرے کے تحت درخواست کنندگان سے مطالبہ کیا کہ وہ مدھیہ پردیش سے باہر کی گئی تمباکو کی کل خریداری کی واپسی کا بیان دائر کریں اور انہیں مدھیہ پردیش میں پہنچایا جائے تاکہ درخواست کنندگان کی طرف سے کی گئی خریداری کے لین دین پر خریداری ٹیکس کا اندازہ لگایا جاسکے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ مانا گیا کہ ریاست مدھیہ پردیش کو اس طرح کے ٹیکس کو نافذ کرنے یا اس کے نفاذ کا اختیار دینے کا کوئی اختیار نہیں ہے اور ریاستی حکام کی کارروائی آئین کے آرٹیکل 286(2) کی توضیحات کی خلاف ورزی ہے کیونکہ زیر بحث لین دین بین ریاستی تجارت یا تجارت کے دوران

تھے کیونکہ درخواست کنندگان کو فراہم کیا جانے والا تیار تمباکو ریاست بمبئی سے ریاست مدھیہ پر دیش منتقل ہو گیا تھا۔

یہ دلیل کہ نہ صرف درخواست کنندگان وسطی صوبوں اور بیرار سیز ٹیکس قواعد، 1947 کے قاعدہ 8 کے تحت رجسٹرڈ ڈیلر تھے بلکہ بمبئی میں تمباکو فروخت کرنے یا سپلائی کرنے والے ڈیلرز مرکزی صوبوں اور بیرار سیز ٹیکس ایکٹ، 1947 کے مقصد کے لیے "ڈیلرز" کے طور پر رجسٹرڈ تھے اور اس لیے لین دین ریاست مدھیہ پر دیش میں دور رجسٹرڈ ڈیلروں کے درمیان تھا اور اس طرح سامان کی خالصتاً اندرونی فروخت تشکیل دی گئی تھی کیونکہ جس چیز کو دیکھنا ہے وہ لین دین کی حقیقی نوعیت ہے نہ کہ بیرونی شکل اور چونکہ دلیل میں لین دین میں سرحد پار سامان کی نقل و حرکت شامل تھی وہ واضح طور پر ان کی فروخت کے لین دین تھے۔ بین ریاستی تجارت یا تجارت کے دوران سامان اور آئین کے آرٹیکل 286(2) کے تحت پابندی کا شکار تھے۔

بنیادی دائرہ اختیار: پیشین نمبر 67، سال 1955۔

بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے بھارت کا آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت۔

درخواست کنندگان کی طرف سے ایم سی سینتلاوڈ، اٹارنی جنرل برائے بھارت، سی کے دپھتری، سال ایسیٹر جنرل برائے بھارت، جی ایس پاٹھک، (بے بی داداچنچی، اے پی سین، رامیشور ناتھ اور راجندر نارائن، ان کے ساتھ)۔

ریاست مدھیہ پردیش کے لیے مدھیہ پردیش کے ایڈوکیٹ جنرل ٹی ایل شیوڈے (ایم اڈھیکاری اور آئی این شراف ان کے ساتھ)۔

1955. ستمبر، 20.

عدالت کا فیصلہ بھگوتی جسٹس نے سنایا۔

درخواست کنندگان ایک ایسی فرم ہے جو بہت بڑے پیمانے پر بیڑیاں بنانے اور فروخت کرنے کا کاروبار کرتی ہے جس کا صدر دفتر ریاست مدھیہ پردیش کے جبل پور میں ہے۔ وہ وسطی صوبے اور بیرار سبڈ ڈویژن ایکٹ، 1947 کے مقصد کے لیے "ڈیلر" کے طور پر رجسٹرڈ ہیں۔

اپنے مذکورہ کاروبار کے دوران، درخواست کنندگان ریاست بمبئی سے تمباکو بہت بڑی مقدار میں درآمد کرتے ہیں جب اسے اس ریاست میں دکانداروں کے ذریعہ مختلف دیگر اقسام کے مقامی تمباکو کے ساتھ ایک وسیع عمل کے ذریعے ملایا جاتا ہے۔ یہ تیار شدہ تمباکو، ریاست مدھیہ پردیش کے اندر اس کی درآمد کے بعد بیڑیوں میں ڈالا جاتا ہے جو مختلف دوسری ریاستوں کو برآمد کیا جاتا ہے، زیادہ تر ریاست اتر پردیش کو۔ ریاست اتر پردیش اور ایسی دوسری ریاستوں کے ڈیلر جو درخواست کنندگان سے بیڑیاں خریدتے ہیں، وہی ان ریاستوں کے مختلف دوسرے ڈیلروں اور صارفین کو فروخت کرتے ہیں۔

ریاست مدھیہ پردیش میں سبڈ ڈویژن حکام نے فوجداری استغاثہ کے خطرے کے تحت درخواست کنندگان سے مطالبہ کیا کہ وہ مدھیہ پردیش سے باہر کی گئی تمباکو کی کل خریداری کی

واپسی کا بیان دائر کریں اور انہیں مدھیہ پردیش میں پہنچایا جائے تاکہ درخواست کنندگان کی طرف سے کی گئی خریداری کے لین دین پر خریداری ٹیکس کا اندازہ لگایا جاسکے۔ درخواست کنندگان نے 11 ستمبر 1954 اور 3 دسمبر 1954 کو بالترتیب 3 مئی 1954 سے 29 جولائی 1954 اور 30 جولائی 1954 سے 26 اکتوبر 1954 کی مدت کے لیے احتجاج کے تحت دوریٹرن دائر کیے لیکن مذکورہ بالا لین دین پر مذکورہ ٹیکس کی تشخیص اور عائد کرنے کے جواز کو چیلنج کرنے کے ان کے حق پر تعصب کے بغیر۔ سیلز ٹیکس حکام نے درخواست کنندگان سے مزید کہا کہ وہ مبینہ خریداری ٹیکس جمع کریں جو سال کی ہر سہ ماہی میں ہزاروں روپے کی رقم ہے۔

اس کے بعد درخواست کنندگان نے یہ درخواست آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت حکم انتناعی کی رٹ یا کسی مناسب ہدایت یا حکم کے لیے دائر کی جس میں ریاست مدھیہ پردیش اور سیلز ٹیکس کمشنر، مدھیہ پردیش کو درخواست کنندگان کے خلاف مذکورہ ایکٹ اور اس کی توضیحات کو نافذ کرنے سے روکنے کی درخواست کی گئی تھی اور اس کے نتیجے میں راحت کے لیے۔

درخواست کنندگان نے مؤقف اختیار کیا کہ مدھیہ پردیش سے باہر برآمد کی جانے والی بیڑیوں میں لوٹے ہوئے تمباکو کی فروخت یا خریداری پر ٹیکس کا نفاذ آئین کے آرٹیکل 286 (1)(a) کی خلاف ورزی ہے، کہ مدھیہ پردیش سے باہر برآمد کی جانے والی بیڑیاں بنانے کے مقصد سے ان کے ذریعے خرید گیا تمباکو کبھی بھی مدھیہ پردیش میں استعمال کے مقصد سے بیڑیاں بنانے کے لیے خام مال کے طور پر استعمال نہیں کیا گیا تھا اور ایکٹ کی دفعہ 4، ذیلی دفعہ

(6) کا اس طرح استعمال ہونے والے تمباکو پر کوئی اطلاق نہیں تھا اور مبینہ ٹیکس ادا کرنے کی کوئی ذمہ داری نہیں تھی اور درخواست کنندگان کی بہترین معلومات کے مطابق تمباکو کا استعمال کیا گیا تھا۔ ریاستی حکومت کی طرف سے ایکٹ کی دفعہ 12(a) کے مقصد کے لیے گزٹ میں مطلع نہیں کیا گیا اور یہ کہ ایکٹ کے تحت سیلز ٹیکس حکام، اس لیے، درخواست کنندگان پر کوئی ٹیکس لگانے کے حقدار نہیں تھے۔ درخواست کنندگان نے یہ بھی پیش کیا کہ زیر بحث لین دین بین ریاستی تجارت کے دوران ہوا تھا، کہ ریاست مدھیہ پردیش کو اس طرح کے ٹیکس کو نافذ کرنے یا نافذ کرنے کا اختیار نہیں ہے اور ریاستی حکام کی کارروائی آئین کے آرٹیکل 286(2) کی توضیحات کی خلاف ورزی ہے۔

مدعا علیہان نے درخواست کنندگان کے اعتراضات کو مسترد کرتے ہوئے ریٹرن دائر کیا اور کہا کہ درخواست کنندگان نے تمباکو خرید کر جو ان کے رجسٹریشن سرٹیفکیٹ میں اس ریاست میں استعمال کے لیے مدھیہ پردیش میں اصل ترسیل کے ذریعے بیڑیوں کی تیاری کے لیے خام مال کے طور پر درج کیا گیا تھا، خود کو ذمہ دار بنا لیا۔ دوسری ریاستوں کو بیڑیاں برآمد کر کے ٹیکس ادا کریں اور اس طرح ایکٹ کی دفعہ 4(6) کے تحت اسے مختلف مقصد کے لیے استعمال کریں۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ درخواست کنندگان نے ریاست بمبئی سے بڑی مقدار میں تمباکو درآمد کیا لیکن کہا کہ تمباکو، درخواست کنندگان کی بیڑی فیکٹریوں میں پہنچنے کے بعد، صاف کیا گیا، چھان لیا گیا اور ملا یا گیا۔

اس تناظر میں اس درخواست کے فیصلے سے متعلق کچھ اور حقائق بیان کیے جاسکتے ہیں۔ نہ صرف درخواست گزار بلکہ بمبئی میں وہ ڈیلر جو درخواست کنندگان کو تمباکو فروخت یا سپلائی کرتے ہیں، وسطی صوبے اور بیرار سیلز ٹیکس ایکٹ، 1947 کے مقصد کے لیے "ڈیلرز" کے طور پر رجسٹرڈ ہیں۔ درخواست کنندگان رجسٹریشن کے سرٹیفکیٹ کے حامل ہیں، نمبر۔ 53LDG مرکزی صوبوں اور بیرار سیلز ٹیکس قوانین، 1947 کے قاعدہ 8 کے تحت ان کے ذریعے حاصل کیا گیا۔ زیر بحث تمباکو کی خریداری کرتے وقت انہوں نے قاعدہ 26 (II) کے مطابق مطلوبہ فارم میں یہ اعلان بھی کیا کہ انہوں نے مذکورہ سامان شری شاہ چھگن لال اگر چند پانی سے خریدا ہے، جو رجسٹریشن سرٹیفکیٹ نمبر MP-93/BMY اور رجسٹریشن سرٹیفکیٹ نمبر رکھنے والے ڈیلر شری مانیکال چنن لال بڑودہ سے۔ MP-341/BMY مختلف تاریخوں پر جس کا ذکر اس ریاست میں کھپت کے مقصد کے لیے مدھیہ پردیش میں اصل ترسیل کے ذریعے فروخت کے لیے سامان کی تیاری میں خام مال کے طور پر استعمال کرنے کے لیے کیا گیا ہے۔ درخواست کنندگان کی طرف سے 3 مئی 1954 سے شروع ہونے والی اور 29 جولائی 1954 کو ختم ہونے والی سہ ماہی کے لیے دائر کردہ ریٹرن میں، درخواست کنندگان نے اعلان پر خریدی گئی اشیاء کی خریداری قیمت کے طور پر 3-3-16,47,567 روپے کا ذکر کیا جو رجسٹریشن سرٹیفکیٹ میں مخصوص سامان ہے جس کا مقصد مدھیہ پردیش میں اصل ترسیل کے ذریعے اس ریاست میں کھپت کے مقصد کے لیے فروخت کے لیے اشیاء کی تیاری میں خام مال کے طور پر استعمال کرنا ہے لیکن اسے کسی دوسرے مقصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ 27 جولائی 1954 سے شروع ہونے والی اور 26 اکتوبر 1954 کو ختم ہونے والی سہ ماہی کے لیے ان کی طرف سے

داڑ کردہ ریٹرن میں انہوں نے کوئی اعداد و شمار نہیں بھرے لیکن مذکورہ آئٹم کو خالی دکھایا اور کہا کہ سیلز ٹیکس حکام اس سلسلے میں ان کے خلاف کوئی خریداری ٹیکس عائد کرنے کے حقدار نہیں ہیں۔

ہمارے سامنے درخواست کنندگان کی طرف سے پیش ہوئے قابل اٹارنی جنرل نے دلیل دی کہ (1) زیر بحث لین دین بین ریاستی تجارت کے دوران تھے اور اس لیے آرٹیکل 286(2) کی پابندی کے تحت تھے اور ریاست مدھیہ پردیش کو ان لین دین پر ٹیکس عائد کرنے یا اس کی اجازت دینے کا کوئی اختیار نہیں تھا، (2) کہ کسی بھی صورت میں سامان ریاست اتر پردیش میں استعمال کے لیے پہنچایا گیا تھا اور ریاست مدھیہ پردیش کے کہنے پر ٹیکس عائد کرنے کے لیے ذمہ دار نہیں تھا، (3) کہ اس ایکٹ کی دفعہ 4(6) اس لئے غلط تھی کہ اس نے آرٹیکل 286(1)(a) کی دفعات کے خلاف توہین کی تھی، اور آخر میں (4) یہ کہ اگر مذکورہ بالا اعتراضات کو منفی بھی قرار دیا گیا تھا، تب بھی ایکٹ کی دفعہ 4(6) میں اس کی حقیقی تعمیر پر موجودہ معاملے کے حقائق پر کوئی اطلاق نہیں تھا۔ تاہم، انہوں نے زور دیا کہ اگر عدالت ان کے پہلے دلیل پر ان کے ساتھ ہے، یعنی، کہ زیر بحث لین دین بین ریاستی تجارت کے دوران ہوا تھا، دوسرے تنازعات میں جاننا ضروری نہیں تھا۔

ہماری رائے ہے کہ قابل اٹارنی جنرل کی یہ دلیل درست ہے۔ درحقیقت جواب دہندگان نے اپنی واپسی میں تسلیم کیا کہ درخواست کنندگان نے ریاست بمبئی سے بڑی مقدار میں تمباکو درآمد کیا تھا۔ بمبئی کے سپلائرز نے ریاست بمبئی کے اندر واقع اپنے گوداموں میں تمباکو کی پروسیسنگ کی اور تیار شدہ تمباکو کو مدھیہ پردیش میں درخواست کنندگان کو فراہم



کیا۔ درخواست کنندگان نے یہ تیار شدہ تمباکو ان سپلائرز سے مدھیہ پردیش میں درآمد کیا جو ریاست بمبئی میں کاروبار کر رہے تھے اور ان لین دین کے نتیجے میں سرحد پار سامان کی نقل و حرکت ضروری تھی۔ درخواست کنندگان کی طرف سے ان سپلائرز کے ساتھ کیے گئے لین دین کے نتیجے میں درخواست کنندگان کو فراہم کیا جانے والا تیار تمباکو ریاست بمبئی سے ریاست مدھیہ پردیش منتقل ہو گیا اور اس لیے یہ لین دین بین ریاستی تجارت یا تجارت کے دوران تھے۔

مدھیہ پردیش کے قابل ایڈوکیٹ جنرل کی طرف سے جو واحد جواب دیا گیا وہ یہ تھا کہ شری شاہ چھگن لال اگر چند نپانی اور شری مانیکلال چنن لال بڑودہ خود ایسے ڈیلر تھے جن کے پاس رجسٹریشن سرٹیفکیٹ نمبر MP/93/BMY اور MP-341/BMY تھے جو مرکزی صوبوں اور بیرار سلیز ٹیکس ایکٹ، 1947 کی توضیحات کے تحت رجسٹرڈ تھے، اور اس لیے، لین دین ریاست مدھیہ پردیش میں دور رجسٹرڈ ڈیلروں کے درمیان تھا اور اس لیے یہ خالصتاً سامان کی داخلی فروخت تھی۔ اگر وہ اس طرح داخلی فروخت تھیں تو ان کے بین ریاستی تجارت یا تجارت کے دوران لین دین ہونے کا کوئی سوال ہی نہیں تھا اور اس لیے وہ آر ٹیکل 286(2) کے تحت لگائی گئی پابندی کے تابع نہیں تھے۔

یہ جواب حد سے زیادہ سادگی کا شکار ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ درخواست کنندگان کو تیار شدہ تمباکو فراہم کرنے والے ڈیلر سنٹرل پروونس اینڈ بیرار سلیز ٹیکس ایکٹ 1947 کے تحت رجسٹرڈ ڈیلر تھے، لیکن یہ حقیقت خود ان لین دین کی سرمایہ کاری کے لیے کافی نہیں ہوگی جو بصورت دیگر بین ریاستی تجارت یا تجارت کے دوران ریاست کے اندر لین دین یا

داخلی فروخت یا خریداری کی نوعیت کے ساتھ تھے۔ جس چیز کو دیکھنا ہے وہ لین دین کی حقیقی نوعیت ہے نہ کہ بیرونی شکل۔ ایک شخص جو مدھیہ پردیش میں سامان فروخت کرنے یا سپلائی کرنے کا کاروبار کرتا ہے اور جو ایکٹ کی دفعہ 2(c) میں دی گئی "ڈیلرز" کی تعریف کے تحت آتا ہے، اسے ایکٹ کی دفعہ 24 کے تحت جرمانے کی تکلیف کے تحت خود کو ڈیلر کے طور پر رجسٹر کرنا ہوگا اور ایکٹ کی دفعہ 8(1) کے تحت رجسٹریشن سرٹیفکیٹ حاصل کرنا ہوگا۔ صرف اس وجہ سے کہ اس نے خود کو اس جرمانے سے بچنے کے لیے رجسٹر کیا تھا جو بصورت دیگر ریاست کی طرف سے اس پر عائد کیا جاتا، یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ریاست مدھیہ پردیش میں دوسرے ڈیلروں کے ساتھ اس نے جو بھی لین دین کیا وہ تمام بین ریاستی لین دین یا داخلی فروخت یا خریداری تھی، اس حقیقت سے قطع نظر کہ لین دین میں سرحد پار سامان کی نقل و حرکت شامل تھی اور واضح طور پر بین ریاستی تجارت یا تجارت کے دوران سامان کی فروخت کا لین دین تھا۔ ہمیں فاضل اٹارنی جنرل نے ایکٹ کی متعدد توضیحات کے بذریعے لیا تھا اور ہماری رائے میں اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ ریاست مدھیہ پردیش کے سیلز ٹیکس حکام کے بذریعے ٹیکس لگانے کی کوشش کی جانے والی یہ لین دین بین ریاستی تجارت یا تجارت کے دوران کی لین دین تھیں۔ مدھیہ پردیش میں اشیا کی فروخت یا فراہمی کی سرگرمیاں اگر عادت سے جاری رہیں تو یہ ریاست مدھیہ پردیش میں اشیا کی فروخت یا فراہمی کے کاروبار کو جاری رکھنے کے مترادف ہوں گی اور یہاں تک کہ ایسی سرگرمیوں میں ملوث ایک بیرونی تاجر کو بھی ایسی صورت میں مدھیہ پردیش میں کاروبار کرنے والا کہا جاسکتا ہے اور یہ قانون کی دفعہ 2(c) میں دی گئی "ڈیلر" کی تعریف کے تحت آئے گا۔ تاہم، جب ہم دفعہ 8 پر آتے ہیں جو ڈیلروں کے اندراج سے متعلق

ہے، تو اس دفعہ کے مطابق ایک ڈیلر ایکٹ کے تحت ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار ہونے کے باوجود ڈیلر کے طور پر کاروبار نہیں کرے گا جب تک کہ وہ اس طرح رجسٹرڈ نہ ہو اور اس کے پاس رجسٹریشن سرٹیفکیٹ نہ ہو۔ ایکٹ کے تحت ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری اس طرح پیش کی جاتی ہے اور جب تک کہ کوئی شخص اس طرح کا ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار نہ ہو اسے خود کو ڈیلر کے طور پر رجسٹرڈ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تاہم، ایک رجسٹرڈ ڈیلر کے ذریعے کیے گئے تمام لین دین لازمی طور پر ایکٹ کے تحت ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری نہیں رکھتے کیونکہ جب بھی ایکٹ کے تحت کوئی ٹیکس ادا کرنے کی اس کی ذمہ داری کے حوالے سے سوال اٹھتا ہے، تو اس طرح کی ذمہ داری کا تعین اس کے ایک رجسٹرڈ ڈیلر ہونے کے باوجود، دیگر باتوں کے ساتھ، ایکٹ کی دفعہ 27-A کی توضیحات کے حوالے سے کرنا ہوگا، جس میں اس کی شرائط کے اندر وہ پابندیاں شامل ہیں جو آئین کے آرٹیکل 286(1)(a) اور (2) کے تحت ریاستی قانون سازوں کے ٹیکس کے اختیارات پر عائد کی گئی ہیں۔ لہذا، اگر کوئی ڈیلر جس نے ایکٹ کی دفعہ 8(1) کی توضیحات کے تحت خود کو ڈیلر کے طور پر رجسٹرڈ کر لیا ہے، اس کے ذریعے فروخت کے لین دین کے سلسلے میں ذمہ دار ٹھہرایا جاتا ہے تو وہ اس طرح کی ذمہ داری سے استثنیٰ کا دعویٰ کر سکتا ہے اگر فروخت یا خریداری کے لین دین 31 مارچ 1951 کے بعد بین ریاستی تجارت یا تجارت کے دوران ہوئے، سوائے اس کے کہ جہاں تک پارلیمنٹ قانون کے ذریعے دوسری صورت میں فراہم کرے۔ ہمارے سامنے کے معاملے میں پارلیمنٹ کی طرف سے ایسا کوئی التزام نہیں کیا گیا تھا اور زیر بحث لین دین 31 مارچ 1951 کے بعد ہوا تھا، جس کے نتیجے میں آرٹیکل 286(2) کے ذریعے لگائی گئی پابندی نافذ تھی اور اگر لین دین بین ریاستی تجارت یا

تجارت کے دوران ہوا تو نہ صرف شری چھگن لال اگر چند نپانی اور شری مانیکال چنن لال بڑودہ کو ان لین دین پر ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا بلکہ درخواست کنندگان کو بھی اسی طرح سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا۔ لہذا، ان لین دین پر، جو جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، بین ریاستی تجارت یا تجارت کے دوران ہوئے ہیں، ایکٹ کی شرائط کے اندر سیلز ٹیکس یا خریداری ٹیکس کے لیے کوئی ذمہ داری عائد نہیں کی جاسکتی۔

تاہم، اس بات پر زور دیا گیا کہ درخواست کنندگان نے اس تیار شدہ تمباکو کی خریداری کے وقت اعلان کیا تھا کہ انہوں نے مذکورہ سامان کو اس ریاست میں استعمال کے مقصد کے لیے مدھیہ پردیش میں اصل ترسیل کے لیے فروخت کے لیے سامان کی تیاری میں خام مال کے طور پر استعمال کرنے کے لیے خرید اٹھا اور یہ کہ ایکٹ کی دفعہ 4(6) کی توضیحات کی بنا پر وہ سامان کی خریداری کی قیمت پر خریداری ٹیکس ادا کرنے کے ذمہ دار ہیں جو کسی اور مقصد کے لیے استعمال کیا گیا تھا۔ درخواست کنندگان کے اعلانات کی شرائط کی عدم تعمیل کے سلسلے میں ریاست مدھیہ پردیش جو بھی اقدامات کر سکے، ہماری واضح رائے ہے کہ ریاست مدھیہ پردیش کو بین ریاستی تجارت یا تجارت کے دوران ہونے والی خریداری یا فروخت کے لین دین پر کوئی ٹیکس عائد کرنے سے روک دیا گیا ہے اور اس طرح کے اعلانات کی وجہ سے درخواست کنندگان کی ذمہ داری کا کوئی سوال باقی نہیں رہتا ہے کیونکہ ابتدا میں بھی شری شاہ چھگن لال اگر چند نپانی اور شری مانیکال چنن لال بڑودہ ان لین دین پر کوئی ٹیکس ادا کرنے کے ذمہ دار نہیں تھے اور نہ ہی اس طرح کے اعلانات کی بنیاد پر ٹیکس کی ایسی کوئی ذمہ داری درخواست گزاروں کو منتقل کی جاسکتی ہے۔ اگر، اس لیے، اس طرح کی کسی ذمہ داری کی کوئی بنیاد نہیں تھی، تو اعلانات خود ہی

کوئی نئی ذمہ داری پیدا نہیں کر سکتے اور درخواست کنندگان کو قانون کی دفعہ 4(6) کے نفاذ کے ذریعے بھی ٹیکس کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جاسکتا، اس ذمہ داری کی بنیاد جو اس میں عائد کرنے کی کوشش کی گئی تھی، غائب ہو گئی ہے۔

لہذا نتیجہ یہ ہے کہ جو اب دہندگان کو مرکزی صوبے اور بیرار سیز ٹیکس ایکٹ 1947، اور درخواست کنندگان کے خلاف اس توضیحات کو نافذ کرنے اور زیر بحث لین دین کے سلسلے میں ٹیکس عائد کرنے سے روکا جائے گا اور خاص طور پر قاعدہ 26 کے تحت اطلاعات پر خریدی گئی سامان کی خریداری کی قیمت پر ٹیکس عائد کرنے سے جو رجسٹریشن سرٹیفکیٹ میں مخصوص سامان ہے جس کا مقصد اس ریاست میں استعمال کے مقصد سے مدھیہ پردیش میں حقیقی ترسیل کے ذریعے فروخت کے لیے سامان کی تیاری میں خام مال کے طور پر استعمال کرنا ہے لیکن ایکٹ کی دفعہ 4(6) کی توضیحات کے تحت کسی دوسرے مقصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جو اب دہندگان اس درخواست کے درخواست گزار کے اخراجات ادا کریں گے۔